✍ تشریح — سبق نمبر 1: حمد ("یہ زمیں یہ فلک")

شعر نمبر 1:

یہ زمیں یہ فلک ، ان سے آگے تلک
جتنی دنیائیں ہیں ، سب میں تیری جھلک
سب سے لیکن جُدا ، اے خدا ، اے خدا

سبق کا عنوان: حمد

شاعر کا نام: مظفر وارثی

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ زمین ہو یا آسمان، یا ان سے بھی آگے جو کچھ ہے، ساری کائنات میں اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت کی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی جھلک ہے — لیکن اللہ خود ہر شے سے الگ، برتر اور پاک ہے۔ شاعر اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ خدا کی مخلوق میں اُس کی قدرت کا عکس ضرور نظر آتا ہے، مگر اللہ کسی مخلوق کا محتاج نہیں، وہ اپنی ذات میں یکتا اور منفرد ہے۔

شعر نمبر 2:

ہر سحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے
سبزہ و گل کھلیں سینۂ سنگ سے
گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے
جس نے کی جستجو ، مل گیا اُس کو تُو
سب کا تو رہ نما ، اے خدا ، اے خدا

سبق کا عنوان: حمد

شاعر کا نام: مظفر وارثی

▬ تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ ہر صبح ایک نئی خوبصورتی اور تازگی کے ساتھ طلوع ہوتی ہے۔ پتھروں جیسے سخت اور بنجر زمین سے بھی اللہ کی قدرت سے ہریالی اور پھول کھل اٹھتے ہیں۔ پوری دنیا اللہ تعالیٰ کی آواز، قدرت اور نظام سے گونج رہی ہے۔ جو بھی سچائی سے اللہ کی تلاش کرتا ہے، وہ اسے پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سب کا رہنما اور راہ دکھانے والا ہے۔ وہی بندوں کو سیدھی راہ دکھاتا ہے اور انہیں اندھیروں سے نکالتا ہے۔

📌 شعر نمبر3:

ہر ستارے میں آباد ہے اک جہاں

چاند سورج تری روشنی کے نشاں

پتھروں کو بھی تو نے عطا کی زباں

جانور ، آدمی کر رہے ہیں سبھی

تیری حمد وثنا ، اے خدا ، اے خدا

سبق کا عنوان: حمد

شاعر کا نام: مظفرؔ وارثی

▬ تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ ہر ستارہ ایک الگ دنیائے اسرار کا نمائندہ ہے، یعنی کائنات کا ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا گواہ ہے۔ چاند اور سورج بھی اللہ کی دی ہوئی روشنی کی نشانیاں ہیں جو دن اور رات کے نظام کو چلاتے ہیں۔ اللہ نے پتھروں جیسے بے جان اجسام کو بھی اظہار کی طاقت دی، یعنی ہر مخلوق کسی نہ کسی انداز میں اللہ کی تعریف کر رہی ہے۔ جانور اور انسان سب اللہ کی حمد وثنا میں مشغول ہیں۔ ہر چیز اللہ کی عظمت اور قدرت کی گواہی دے رہی ہے۔

📌 شعر نمبر4:

سونپ کر منصبِ آدمیت مجھے

تو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے

شوقِ سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے

خم رہے میرا سر ، تیری دہلیز پر

ہے یہی التجا ، اے خدا ، اے خدا

سبق کا عنوان: حمد

شاعر کا نام: مظفرؔ وارثی

تشریح:

شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ: اے میرے رب! تُو نے مجھے انسان بنا کر ایک عظیم درجہ عطا کیا ہے، اور مجھے زمین پر اپنی خلافت (نائب بن کر رہنے کا حق) بھی دیا ہے۔ اب میں تُجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تُو مجھے سجدے کی سچی طلب بھی عطا فرما دے، تاکہ میں تیرا سچا بندہ بن سکوں۔ میری یہی تمنا ہے کہ میرا سر ہمیشہ تیری دہلیز پر جھکا رہے اور میں عاجزی کے ساتھ صرف تجھ ہی سے مدد مانگتا رہوں۔